# از عدالتِ عظمیٰ

## للیتا جے رائے

## بنام

## ایتھپّا رائے

تاریخ فیصلہ: 27، اپریل 1995

[کے راماسوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

**مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908:**

**آرڈر 16- قاعدہ 1 اور 1 (اے) -فہرست گواہاں-پیش کرنا- میں تاخیر-فریق کو وجوہات بتانے ہوں گے-اگر تاخیر کی کافی وجوہات ہوں تو درخواست منظور کی جاسکتی ہے، کیونکہ کوئی مکمل ممانعت نہیں ہے۔**

اپیل گزار- مدعی کی طرف سے دائر مقدمے میں، مدعی نے اپنے مقدمے کو ثابت کرنے کے لیے ثبوت جمع کرنے کے لیے گواہوں کو طلب کرنے کے لیے فہرست گواہاں کے ساتھ ایک درخواست دائر کی۔ بطور عام مختار، اس کے شوہر نے ایک بیان حلفی دائر کیا جس میں کہا گیا کہ وہ حقیقی غلط تاثر میں تھا کہ فہرست گواہاں پہلے ہی دائر کی جا چکی تھی، اور اس لیے فہرست گواہاں داخل کرنے میں ناکامی جان بوجھ کر نہیں تھی۔ ٹرائل کورٹ نے درخواست کو خارج کرتے ہوئے کہا کہ تاخیر کی کوئی مناسب وضاحت نہیں ہے۔ نظر ثانی پر، عدالت عالیہ نے مداخلت کرنے سے انکار کر دیا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. قانون سازیہ نے فریق پر گواہوں کو پیش صنعتی عمل یا متعلقہ مقدمے کے ثبوت کے لیے دستاویزات پیش صنعتی عمل پر مکمل پابندی نہیں لگائی۔ بہر حال، جب وہ عدالت سے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مدد مانگتے ہیں، تو انہیں حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اس کی وجوہات بتائیں کہ انہوں نے آرڈر 16 کے قاعدہ 1 کے تحت مقررہ وقت کے اندر درخواست کیوں دائر نہیں کی ہے۔

2. درخواست میں اپیل کنندہ کے شوہر نے کہا کہ وہ اس حقیقی تاثر میں تھے کہ انہوں نے دستاویزات کے ساتھ فہرست گواہاں پہلے ہی داخل کر دی تھی اور جب وہ مقدمے کی تیاری کر رہے تھے تو فہرست داخل نہ کرنے کی غلطی کا پتہ چلا۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ مقدمہ ابھی شروع ہونا باقی ہے۔ٹرائل کورٹ نے مدعی کے ذریعے گواہوں کو ثبوت پیش کرنے کے لیے طلب کرنے کی فہرست وصول کرنے سے انکار کر کے غیر قانونی کام کیا۔ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ کے احکامات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔پہلے سے دی گئی فہرست ایک درست فہرست ہے۔ٹرائل کورٹ کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ مدعی کی جانب سے گواہوں کو جانچ کے لیے طلب کرے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5699، سال 1995۔

سی آر پی 2539، سال 1993 میں کرناٹک ہائی کورٹ کے 20.9.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

مس سنگیتا اگروال اور ایس کے کلکرنی اپیل کنندہ کے لیے۔عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

3۔اپیل کنندہ مدعی نے بابت استقرار یہ حق و مقبوضیت جائداد دعویٰ کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ اگست 1993 کو اپیل کنندہ نے فہرست گواہاں کے ساتھ ایک درخواست دائر کی کہ وہ اپنے مقدمے کو ثابت کرنے کے لیے ثبوت پیش کرنے کے لیے انہیں سمن جاری کرے۔شوہر کی طرف سے دائر بیان حلفی میں، جو کہ عام مختار ہے، یہ کہا گیا تھا کہ وہ حقیقی غلط تاثر میں تھا کہ فہرست گواہاں پہلے ہی دائر کی جا چکی تھی، لیکن اس نے اس غلطی کو محسوس کیا جب وہ وکیل کی مشاورت سے مقدمے میں ثبوت پیش کرنے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔اس لیے یہ کہا گیا کہ فہرست گواہاں داخل کرنے میں ناکامی جان بوجھ کر نہیں تھی۔اس کے مطابق، انہوں نے فہرست گواہاں داخل کرنے کے لیے عدالت سے اجازت طلب کی۔ٹرائل کورٹ نے 6 ستمبر 1993 کے اپنے حکم میں درخواست کو خارج کرتے ہوئے کہا کہ فہرست گواہاں داخل کرنے میں تاخیر کی کوئی مناسب وضاحت نہیں ہے۔نظر ثانی پر کرناٹک کی عدالت عالیہ نے حکم میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا۔اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document

آرڈر 16 قوائد 1 اور 1 (اے) میں کہا گیا ہے کہ ٹرائل کورٹ میں گواہ کو فریقین کے ذریعے جانچ کے لیے پیش کیا جاتا ہے، اور اس میں کمی انہیں عدالت کی مدد حاصل کرنے سے منع کرتی ہے تاکہ وہ اپنی حاضری کو محفوظ بنا کر ثبوت دے سکیں یا اپنی طرف سے دستاویزات پیش کر سکیں۔ یہ سچ ہے کہ قانون سازیہ نے آرڈر 16 قاعدہ 1 میں ترمیم کی اور قاعدہ 1 (اے) کو شامل کیا تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ فہرست گواہاں یا دستاویزات کو دیر سے درج کر کے مقدمے کی سماعت میں غیر ضروری تاخیر نہ ہو۔ اس طرح، اس میں تصور کیا گیا ہے کہ معاملات کے بندوبست کے لیے عدالت کی طرف سے مقرر کردہ تاریخ کو یا اس سے پہلے اور مسائل کے بندوبست ہونے کی تاریخ کے 15 دن بعد، فریقین کو ایسے فہرست گواہاں داخل کرنی ہو گی جنہیں وہ ثبوت دینے یا دستاویزات پیش کرنے کے لیے بلانے کی تجویز رکھتے ہیں اور انہیں عدالت میں حاضری کے لیے ایسے گواہوں کو سمن حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسا کرنے میں ناکامی پر، قاعدہ (1) اے کہتا ہے کہ وہ عدالت کی مدد کے بغیر گواہوں کو ثبوت دینے یا دستاویزات پیش کرنے کے لیے لا سکتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، اگر وہ گواہوں کی حاضری کے لیے عدالت کے بذریعے سمن حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں تو وہ عدالت کی مدد کے بغیر گواہوں کو لانے کے لیے آزاد ہیں۔

اس طرح یہ دیکھا جائے گا کہ قانون سازیہ نے فریق پر گواہوں کو پیش صنعتی عمل یا متعلقہ مقدمے کے ثبوت کے لیے دستاویزات پیش صنعتی عمل پر مکمل پابندی نہیں لگائی۔ بہر حال، جب وہ عدالت سے مدد مانگتے ہیں، تو انہیں حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اس کی وجوہات بتائیں کہ انہوں نے آرڈر 16 کے قاعدہ 1 کے تحت مقررہ وقت کے اندر درخواست کیوں دائر نہیں کی ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ درخواست میں اپیل گزار کے شوہر کی طرف سے کہا گیا تھا کہ وہ اس حقیقی تاثر میں تھے کہ انہوں نے دستاویزات کے ساتھ فہرست گواہاں پہلے ہی داخل کر دی ہے اور یہ کہ فہرست داخل نہ کرنے کی غلطی اس وقت سامنے آئی جب وہ مقدمے کی سماعت کے لیے تیار ہو رہے تھے۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ مقدمہ ابھی شروع ہونا باقی ہے۔ ان حالات میں، ہم سمجھتے ہیں کہ مقدمے کی سماعت کرنے والی عدالت نے مدعی کے ذریعے ثبوت پیش کرنے کے لیے گواہوں کو طلب کرنے کی فہرست وصول کرنے سے انکار کر کے غیر قانونی کام کیا۔ اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ کے احکامات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ پہلے سے دی گئی فہرست ایک درست فہرست ہے۔ ٹرائل کورٹ کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ مدعی کی جانب سے گواہوں کو جانچ کے لیے طلب کرے۔ اخراجات کے لئے کوئی حکم نہیں۔

**اپیل منظور کی گئی۔**

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document